

حسین امام کا غم ہے اے مؤمنوں او

حسین امام کا غم ہے اے مؤمنوں او
حسین حسین کہو اشکِ خون برساؤ

حسینی داعی کو پُرسا دو اِج ماتم سے
اُنہی تسلی ہو اُنسو نہ روکے اُنکھوں نہر سے
یونہ ماتم شہِ مظلوم کر کے دکھلاؤ

کمر شکستہ برادر کی لاش پر پہنچے
تو دیکھا بانو کئے اور مشک تھی ٹکڑے
کہا نہ ہو بھائی میرے سینے سے تو لگ جاؤ

اُٹھائے صبح سے تا عصر شاہ نے لاشے
پیئے ہے موت کے یہ گھونٹ پیاسے مولیٰ نے
یہ صبر اور یہ ہمت ہے کس کی بتلاؤ

جوانِ پسر کی ہے یہ لاش اے شہِ والا
نکالو کانپتے ہاتھوں سے سینے سے نیزہ
مدد کے واسطے حیدر و مصطفیٰ او

چلا نہ شمر کا خنجر گلے پہ سرور کے
کہا حسین نے اُٹھ سجدہ جھکو کرنے دے
پھر اسکے بعد جو چاہو تو ظلم تم ڈھاؤ

نہ بھول پائینگے ہرگز ہم ایسے مولیٰ کو
ہمارے واسطے سجدے میں سرکٹائے جو
کوئی حسین سا اقا تو ڈھونڈ کر لاؤ

حسینی شان کے مظہر برہان دیں مولیٰ
جگت میں لے کے دیا ڈھونڈو نہ ملے ان سا
ہے عرض حشر تلك شان یونہی دکھلاؤ

ہم اپنے مولیٰ پہ یہ جان لٹانے ائے ہے
یہ اپنے انسوؤں ماتم کا ہدیہ لائے ہے
ہے کم یہ جان اگر **عابد** نثار کر پاؤ
